المکرمۃ النبویۃ فی

الفتاوی المصطفویۃ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، امام الفقہا، مفتیٔ اعظم ہند

تصنیف: حضرت علامہ مصطفٰے رضا قادری نوری علیہ الرحمہ

متوفی (۱۴۰۲ھ/1981ء)
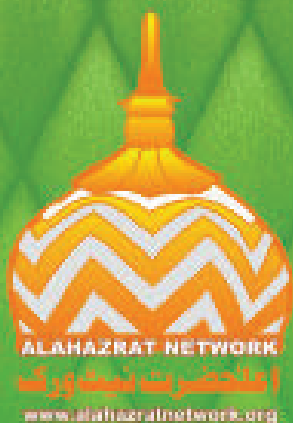
ALAHAZRAT NETWORK

اعلٰحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

یہاں جنگل تھا پھر یہ مسجد بھی اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی تعمیر کرائی ہوئی نہیں اور اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ مسجد میں درخت ہونا ناجائز نہیں درخت بے ضرورت بعد مسجدیت موضع صلاۃ ہونا نہ چاہئے۔ کسی مسلمان کی جانب کسی گناہ کی نسبت پھر بے ثبوت کرنا سخت شدید بات ہے اگرچہ وہ فاسق ہو نہ کہ عالم۔ علماء فرماتے ہیں لایجوز نسبتہ الخ اور ایسے جلیل القدر عالم دین امام مسلمین کی طرف نسبت وہ بھی بعد وصال شریف، کہ حیات میں تو استعفا بھی ممکن۔

مسئلہ۔ از بریلی متصل سرائے خام مرسلہ حشمت اللہ حلوائی مورخہ ۱۶ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ

ایک رنڈی جو کہ دو دو پیسہ میں حرام کراتی ہے وہ اپنے یہاں کوئی کار خیر کرے یعنی ختنہ یا بزرگ کی فاتحہ یا نکاح وغیرہ وغیرہ تو وہ اس وقت دس روپیہ قرض لے کر اپنا کام کرائے اور بعد میں اپنی خرچی سے وہ اس کو دس روپیہ دے دے تو ایسا پیسہ کوئی نمازی آدمی یا طالب علم کھائے تو جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب۔ فتاوی مولوی عبدالحی لکھنوی میں ہے "اگر وہ شخص کہ کل مال اس کا حرام ہے وہ اگر خیرات کرنا چاہے تو قرض لے لے اور اپنے مال خبیث سے اس قرض کو ادا کرے اور قرض لے کر وہ جو دے گا اس کا ثواب اس کو ملے گا اور نذر و تحفہ وغیرہ لینا بھی اس سے درست ہوگا۔ فی الخلاصۃ قال فی شرح حیل الخصاف لشمس الائمۃ ان الشیخ ابا القاسم کان ممن یاخذ جائزۃ السلطان وکان یستقرض لجمیع حوائجہ ویقضی دینہ بما یاخذہ من الجائزۃ واللہ تعالٰی اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ فتاوی عزیزیہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب میں ہے۔

سوال۔ اگر کسے از قرض کہ مشروع ست گرفتہ مسجد احداث نماید بعدہ از زر رشوت وغیرہ کہ غیر جائز ست زر قرض ادا نماید شرعاً احداث ایں قسم مسجد درست ست یانہ؟

جواب۔ ایں قسم احداث کردن مسجد درست ست حکم مسجد دارد و امید ثواب برآں متوقع ست زیرا کہ از مال کہ قرض گرفتہ بنا ساختہ در وقت ادائے دین ایں قرض اگرچہ از مال خبیث ادا نماید خبث ایں در مالے کہ اول قرض گرفتہ است تاثیر نمی کند۔ جو مال حلال اس نے لے کر صرف کیا وہ کھانا حلال مگر طالب علم اور مقتدا شخص کو اس کے یہاں جانا دعوت پر بلے دعوت نہیں چاہئے کہ انگلیاں اٹھیں گی۔ تفسیرات احمدیہ[1] میں ہے ان کان مقتدی یخرج البتۃ ولا یاکل لئلا یقتدی الناس بہ وان لم یکن مقتدی فان قعد واکل جاز والاولٰی ترکہ ام مختصرا۔ عالمگیریہ میں ہے لایجیب دعوۃ الفاسق المعلن لیعلم انہ غیر راض

[1] تفسیرات احمدیہ ص ۲۵۵ مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ